© rasailojaraid.com

خبریں اوران کے مسائل

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ
جمع وترتیب: مولانا محمد زید

خبروں کی اشاعت کے متعلق باضابطہ قرآنی:......(۱)......﴿واذا جآء ھم امر من الامن اوالخوف اذاعوا به ولو ردوه الی الرسول و الیٰ اولی الامر منھم لعلمه الذین یستنبطونه منھم﴾ (سورۃ النساء: آیت ۸۳)

''اور جب ان لوگوں کو کسی امر کی خبر پہنچتی ہے خواہ امن ہو یا خوف تو اس کو مشہور کر دیتے ہیں اور اگر یہ لوگ اس کو رسول کے اور جو ان میں ایسے امور کو سمجھتے ہیں ان کے اوپر حوالہ رکھتے تو اس کو وہ حضرات تو پہچان ہی لیتے ہیں جو ان میں اس کی تحقیق کر لیا کرتے ہیں۔''

(۲)......﴿یآیھا الذین امنوا ان جآء کم فاسق بنباء فتبینوا ان تصیبوا قوما بجھالة فتصبحوا علیٰ ما فعلتم ندمین﴾ (سورۃ الحجرات: آیت ۶)

''اے ایمان والو! اگر کوئی شریر آدمی تمہارے پاس کوئی خبر لاوے تو خوب تحقیق کر لیا کرو، کبھی کسی قوم کو نادانی سے کوئی ضرر نہ پہنچادو پھر اپنے کیے پر پچھتانا پڑے۔''

(۳)......﴿ولا تقف مالیس لك به علم ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئك کان عنه مسئولاً﴾ (سورۃ بنی اسرائیل: آیت ۳۶)

''جس بات کا یقینی علم نہ ہو (اٹکل پچو) اس کے پیچھے نہ ہو لیا کرو، (کیونکہ) کان، آنکھ اور دل ان سب سے قیامت کے دن پوچھ گچھ ہوگی۔''

(۴)......﴿ومن الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ بغیر علم و یتخذھا ھزوا اولئك لھم عذاب مھین﴾ (سورۃ......آیت)

''اور لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو واہیات قصے مول لیتا ہے تا کہ (لوگوں کو سنا کر) بے سمجھے بوجھے راہ خدا سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بھٹکائے اور آیات الٰہی کی ہنسی بنائے ایسی لوگوں کو (قیامت کے دن) ذلت کی سزا ہوتی ہے۔''

بے تحقیق باتوں کی اشاعت گناہ ہے:......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو آدمی کوئی ایسی بات بیان کرے، جس کے بارے میں وہ جانتا ہے کہ یہ جھوٹی ہے تو دو جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا وہ بھی ہے۔''

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ مجھے اطلاع ملی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہراتؓ کو طلاق دے دی ہے، اس وحشت ناک خبر کو سن کر میں اپنے گھر سے چل کر مسجد میں گیا، کچھ دیر وہاں توقف کیا تو کچھ لوگ وہاں بھی یہی باتیں کررہے تھے، یہ دیکھ کر میں نے سوچا کہ اس خبر کی تحقیق کرنی چاہئے، میں اجازت لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، کیا حضور نے اپنی بیبیوں کو طلاق دے دی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، میں نے تعجب سے کہا: اللہ اکبر اور پھر مسجد کے دروازے پر آکر بلند آواز سے ندا کردی کہ یہ خبر غلط ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں کو طلاق نہیں دی۔

حدود شرعیہ کے اندر رہ کر اخبار کی اشاعت مفید ہے:......شمائل ترمذی میں (ایک لمبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے حالات کی تلاش رکھتے تھے اور (خاص) لوگوں سے پوچھتے رہتے کہ (عام) لوگوں میں کیا واقعات ہورہے ہیں۔ جو اخبار حدود شرعیہ کے اندر ہو، سو اس کا مفید ہونا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ (بوادر النوادر: ۶۹۴)

تحریر بھی تقریر کی طرح ہے:......شرع میں تحریر کا حکم بمنزلہ تقریر کے ہے اور مطالعہ کا حکم مثل استماع کے ہے۔ جس چیز کا تلفظ و تکلم اور استماع گناہ ہے اس کا لکھنا اور چھاپنا اور مطالعہ کرنا بھی گناہ ہے۔ تحریر کا حکم زبان کی طرح ہے کیونکہ قلم سے جو گناہ سرزد ہوگا وہ زبان کے اعتبار سے زیادہ سنگین ہوگا کیونکہ تحریری بات محفوظ ہوتی ہے۔

کسی بات کا قلم سے لکھنا بعینہ وہی حکم رکھتا ہے جو زبان سے کہنے کا ہے، جس بات کا زبان سے ادا کرنا ثواب ہے اس کا قلم سے لکھنا بھی ثواب ہے اور جس کا بولنا گناہ ہے اس کا قلم سے لکھنا بھی گناہ ہے، بلکہ لکھنے کی صورت میں ثواب اور گناہ دونوں میں ایک زیادتی ہوجاتی ہے کیونکہ تحریر ایک قائم رہنے والی چیز ہے، مدتوں تک لوگوں کی نظر سے گزرتی رہتی ہے، اس لئے جب تک وہ دنیا میں موجود رہے گی اور لوگ اس کے اچھے یا برے اثر سے متاثر ہوتے رہیں گے اس وقت تک کاتب کے لئے اس کا ثواب یا عذاب جاری رہے گا۔ (الطرائف والظرائف: ۹۰)

گناہ کی پردہ پوشی کرنا اشاعت سے افضل ہے:......(۱)......حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے ایک محرر نے ایک روز ان سے بیان کیا کہ ہمارے بعض پڑوسی شراب پیتے ہیں، میرا خیال ہے کہ میں محکمہ احتساب (پولیس) میں ان کی اطلاع کردوں، حضرت عقبہؓ نے فرمایا کہ ایسا مت کرو بلکہ ان کو سمجھاؤ اور ڈراؤ۔ محرر نے عرض کیا کہ میں یہ سب کچھ کرچکا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہوں، وہ باز نہیں آتے، اس لئے میں تو اب پولیس میں اطلاع کروں گا۔ حضرت عقبہؓ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے:

من ستر عورة فكأنما أحيا مؤودة في قبرها. (ابو داود ،الترغيب و الترهيب: ١٠٣/٤)

''جو شخص کسی کا عیب چھپاتا ہے وہ اتنا ثواب پاتا ہے جیسے کوئی زندہ درگور لڑکی کو دوبارہ زندہ کر دے''۔

(۲)......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں:

''جو شخص اپنے بھائی کا عیب چھپائے، اللہ تعالیٰ اس کے عیوب قیامت کے دن چھپائیں گے اور جو شخص اپنے بھائی کے عیب کھولتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے عیب کھول دیتے ہیں، یہاں تک کہ اس کو گھر کے اندر بیٹھے ہوئے رسوا کر دیتے ہیں۔'' (الترغیب والترہیب ص:۱۰۴)

(۳)......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیہودہ بات کو چھوڑنا ان چیزوں میں سے ہے، جو انسان کے اسلام کو آراستہ کرنے والی ہیں۔ (مشکوٰۃ)

نیز ارشاد فرمایا: کسی انسان کے جھوٹے ہونے کے لئے اتنی ہی بات کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات بغیر تحقیق کے کر دے۔

(۴)......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے بھائی مسلمان کی مصیبت کے وقت خوشی ظاہر نہ کر (ایسا نہ ہو) کہ خداوند کریم اس پر رحم فرمائے اور تجھ کو اس میں گرفتار کرے۔ (مشکوٰۃ)

(۵)......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ چار باتیں مومن کی شان نہیں: (۱) طعن کرنا (۲) لعنت کرنا (۳) فحش بکنا (۴) بدخو ہونا۔ (مشکوٰۃ)

کسی مسلمان کا کوئی عیب یا گناہ مشاہدہ یا حجت شرعیہ سے بھی ثابت ہو جائے، تب بھی پردہ پوشی سے کام لے اور تنہائی میں اس کو سمجھائے، کیونکہ یہی طرز زندگی موثر ہے، لیکن یہ اس عیب کی بات ہے، جس میں کسی دوسرے کا ضرر نہ ہو، لیکن اگر وہ عیب کسی کی حق تلفی اور اضرار کا سبب بنتا ہو تو اس کے تدارک کے لئے امکانی کوشش کرنا ضروری ہے، اس وقت پردہ پوشی کرنا درست نہیں۔

مضمون نگاری اور اخبار نویسی میں شرعی گرفت سے بچنے کا ایک زریں اصول:...... مضمون نگاری اور اخبار نویسی میں مذہبی جرائم اور شرعی گرفت سے بچنے کا سب سے بہتر ذریعہ اور جامع مانع اصول یہ ہے کہ جس وقت کسی چیز کے لکھنے کا ارادہ کرے، پہلے اپنے ذہن میں استفادہ کرے کہ اس کا لکھنا میرے لئے جائز ہے یا نہیں، اگر جائز ثابت ہو تو قدم آگے بڑھائے، ورنہ محض لوگوں کو خوش کرنے کے لئے گناہ میں ہاتھ رنگ کر اپنی ناک نہ کاٹے، اگر خود احکام شرعیہ میں پابند نہ ہو تو کسی ماہر سے استفتاء کرنا ضروری ہے، ایک شرعی اجمالی قانون ہے، جو فقط اخبار نویسی میں نہیں، بلکہ ہر قسم کی تحریر میں، ہر مسلمان کا مطمح نظر ہونا چاہئے۔ (الطرائف والظرائف)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مسلمانوں پر کافروں کے ظلم کی خبر شائع کرنے کا شرعی طریقہ:...... اگر مسلمانوں پر کافروں کے ظلم کی خبر شائع کرنا ہو تو جب تک اس ظلم کی نسبت کافروں کی طرف حجت شرعیہ سے ثابت نہ ہو، اس طرح شائع کیا جائے کہ فلاں مقام کے مسلمانوں پر مظالم ہو رہے ہیں، مسلمان ان مظالم کا انسداد کریں اور جائز طریقہ پر ان کی جانی و مالی امداد کریں، کیونکہ بعض اوقات کفار کے مظالم کو اخبار والے بہت بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں۔(الطرائف والظرائف)

خلاف شرع مضامین کی اشاعت کا ایک زریں اصول:...... خلاف شرع مضامین اور عقائد باطلہ اول تو شائع نہ کئے جائیں اور اگر کسی ضرورت سے اشاعت کی نوبت آئے تو جس پرچہ میں وہ شائع ہوں، اسی میں ان کی تردید اور شافی جوابات بھی ضرور لکھ دیئے جائیں، آئندہ پرچہ پر اس کو حوالہ نہ کیا جائے، کیونکہ بہت سے آدمی وہ ہوتے ہیں، جن کی نظر سے آئندہ پرچے نہیں گزرتے، خدانخواستہ اگر وہ اس سے کسی شبہ میں گرفتار ہو گئے تو اس کا سبب شائع کرنے والا ہوگا۔(الطرائف الظرائف)

اگر کسی اخبار میں کوئی قابل تردید غلط مضمون کسی شخص کے نام سے طبع ہوا ہو تو اس کے جواب میں صرف اس پر اکتفا کیا جائے کہ فلاں اخبار نے ایسا لکھا ہے، اس کا جواب یہ ہے۔اس شخص کی ذات پر کوئی حملہ نہ کیا جائے، کیونکہ ابھی تک کسی حجت شرعیہ سے یہ ثابت نہیں ہوا کہ واقع میں یہ مضمون اسی شخص کا ہے۔(الطرائف الظرائف)

حجت شرعیہ کے ثبوت کے بغیر کسی شخص پر جھوٹا الزام یا عیب جوئی کی خبر چھاپنا حرام ہے:...... جو خبر کسی شخص کی مذمت اور مصائب پر مشتمل ہو، اس کو اس وقت تک ہرگز شائع نہ کیا جائے جب تک حجت شرعیہ سے اس کا کافی ثبوت نہ مل جائے، کیونکہ جھوٹا الزام لگانا یا افترا باندھنا کسی کافر پر بھی جائز نہیں، حجت شرعیہ کے لئے کسی افواہ کا ہونا یا کسی اخبار کا لکھ دینا ہرگز کافی نہیں، بلکہ شہادت شرعیہ ضروری ہے۔(بوادر النوادر)

دور حاضر کے اخبارات کی خرابیاں:...... دور حاضر کے موجودہ تمام اخبارات کے صدہا تجربات نے اس بات کو ناقابل انکار کر دیا ہے کہ بہت سے مضامین اور واقعات اخبارات میں شائع ہوتے ہیں، لیکن جس شخص کی طرف سے شائع کئے جاتے ہیں، اس غریب کو خبر تک نہیں ہوتی اور یہ صورت کبھی تو قصداً کی جاتی ہے اور کبھی سہواً و خطاء ہو جاتی ہے، اس لئے اگر کسی اخبار میں کسی شخص کے حوالے سے کوئی مضمون یا واقعہ نقل کر دیا جائے تو شرعاً اس کو ثابت نہیں کیا جا سکتا۔(الطرائف الظرائف)

حجت شرعیہ سے کسی کا عیب یا گناہ ثابت ہونے پر اس کی اشاعت اور درج اخبار کرنا جائز نہیں:...... کسی شخص کے عیب یا گناہ کا واقعہ اگر حجت شرعیہ سے بھی ثابت ہو جائے تب بھی اس کی اشاعت اور درج اخبار کرنا جائز نہیں، بلکہ اس وقت بھی اسلامی فرض یہ ہے کہ خیر خواہی سے تنہائی میں اس کو سمجھایا جائے، اگر سمجھانے کو نہ مانے اور آپ کو قدرت ہو تو بالجبر (یعنی ہاتھ سے) اس کو روک دیں، ورنہ کلمۂ حق پہنچا کر آپ اپنے فریضہ سے سبکدوش ہو جائیں،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس کی اشاعت کرنا اور رسوا کرنا علاوہ نہی شرعی کے تجربہ سے ثابت ہے کہ بجائے مفید ہونے کے ہمیشہ مضر ہوتا ہے۔(الطرائف الظرائف)

مظلوم کو ظالم کے عیب یا گناہ جو حجت شرعیہ سے ثابت ہو اس کی برائی علانیہ شائع کرنے کی اجازت:......کسی مسلمان کا ایسا عیب یا گناہ جو حجت شرعیہ سے ثابت ہو کہ جس کا نقصان اپنی ذات کو پہنچتا ہے اور یہ اس سے مظلوم ٹھہرتا ہے تو پھر اس کی برائی کو علانیہ شائع کر سکتا ہے، اللہ تعالیٰ برائی کے اعلان کو پسند نہیں فرماتے، مگر جس پر ظلم کیا گیا ہو۔(وہ ظالم کے ظلم کا اعلان کر سکتا ہے)امام تفسیر مجاہد کہتے ہیں:

> ''اس آیت کی مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو پسند نہیں فرماتے کہ کوئی شخص کسی کی مذمت یا شکایت کرے، لیکن اگر کسی پر ظلم ہو تو اس کے لئے جائز ہے کہ ظالم کی شکایت کرے اور اس کے ظلم کو لوگوں پر ظاہر کرے۔''(بوادر النوادر)

لیکن اس صورت میں بھی بہتر یہ ہے کہ عام اعلان واشاعت کے بجائے صرف ان لوگوں کے سامنے بیان کرے، جو اس کی دادرسی کر سکیں۔

جو واقعہ کسی مضرت یا مذمت وعیب جوئی پر مشتمل نہ ہو اس کی اشاعت جائز ہے:......جو واقعہ یا خبر کسی شخص کی مذمت اور ضرر پر مشتمل نہ ہو اس کی اشاعت جائز ہے مگر اس شرط سے کہ اس کی اشاعت کسی مسلمان کی خاص مصلحت یا عام مصالح کے خلاف نہ ہو اور جس میں ایسا احتمال ضعیف بھی ہو تو بجز ان لوگوں کے جو عقل اور شرع کے موافق اس معاملے کو ہاتھ میں لئے ہوئے ہوں، عام لوگوں پر اس کو ظاہر کرنا نہ چاہئے، کیونکہ ممکن ہے کہ اس کے نقصانات کی طرف خبر شائع کرنے والے شخص کی نگاہ نہ پہنچی ہو۔

اخبار سے متعلق چند مسائل:......**مسئلہ(۱):**......کسی ایسی کتاب کا جو دین کے لئے مضر ہو، یعنی جسے مسلمان پڑھ کر خدشات میں مبتلا ہو جائیں، اشتہار نہ دیا جائے۔

مسئلہ(۲):......ایسی دوا، جو شرعاً حرام ہو، عام مسلمانوں کو اس کی حرمت کا پتہ نہ ہو، اشتہار شائع کرنے والے کو پتہ ہو تو ایسا اشتہار اخبار میں نہ شائع کیا جائے۔(الطرائف والظرائف)

مسئلہ(۳):......اخبار میں تصویر جاندار شے کی نہ بنائی جائے اور بنانے والے اپنے کو گناہ گار سمجھیں، کبھی توبہ کی توفیق ہو جائے گی۔

لیکن افسوس!! تصویر سے مطلقاً نفرت نہیں رہی، شہوت انگیز اور فحش تصویریں شائع کی جاتی ہیں، عریاں تصویریں چھاپنے والے بھی اس کو گناہ نہیں سمجھتے اور دیکھنے والوں کے دل سے بھی عورت کی تصویر کو شہوانی نظر سے دیکھنے کا گناہ کا خیال جاتا رہا، حالانکہ فقہائے کرام نے اجنبیہ کی چادر پر نظر کرنے کو حرام فرمایا ہے۔(جامع)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اخبار پڑھنے کا شرعی طریقہ:......اخبار میں عورت کی تصویریں کثرت سے شائع کی جاتی ہیں، اخبار پڑھتے وقت اس کا خیال رکھا جائے کہ عورت کی تصویر پر نگاہ نہ پڑے، تصویر پر ہاتھ رکھ کر صرف خبر پڑھ لی جائے، کیونکہ تصویر سے نفس کو لطف اندوز ہونے کا موقع بہت ملتا ہے، اجنبیہ عورت کو دیکھنے سے ڈر تو ہوتا ہے کہ وہ کہیں ناراض نہ ہو جائے، گھورنے پر برا بھلا کہنا نہ شروع کر دے، برخلاف اجنبیہ کی تصویر کے کہ اس سے التذاذ کی کوئی حد نہیں ہوتی۔

اخبارات کے لئے راہ عمل:......(۱)......اخبار کا ایڈیٹر ایسا شخص بنے، جو تمام علوم اسلامیہ پر عبور رکھتا ہو، یا کم از کم علماء سے رجوع کرنے کا پابند ہو اور مذہب سے تعلق رکھنے والا ہو، ورنہ ظاہر ہے کہ اخبار کی اشاعت بے دینی اور بے قیدی کا ایک کامیاب آلہ ہے۔(بوادر النوادر)(۲)......اخبار کے روزمرہ کے واقعات وحوادث، چشم کے لئے بہترین دعظ ہیں:

انقلابات عالم جہاں واعظ رب ہیں دیکھو ہر تغیر سے صد آتی ہے فافہم فافہم

دنیا میں کوئی واقعہ یا خبر ایسی کم ہوتی ہے، جو نتیجہ خیز نہ ہو، یا جس سے کوئی دینی یا دنیوی فائدہ متصور نہ ہو، مثلاً کسی کی موت کی خبر شائع کی تو لوگوں کو اس طرف متوجہ کرے کہ عبرت حاصل کریں اور اپنے لئے آخرت کا سامان تیار کر لیں، اگر کسی شخص کی خبر شائع کی کہ اس نے مسجد یا مدرسہ کو چند ہزار روپیہ دیا تو اس شخص کے لئے دعائے ترقی اور دوسرے مسلمانوں کے لئے اس کی ترغیب ذکر دیا جائے۔(الطرائف الظرائف) (۳)......علماء حضرات کو چاہئے کہ خبر کے ساتھ اپنی تصویر شائع نہ کرائیں، اگر کسی اخبار والے نے تصویر شائع کر دی تو اس کی تردید کر دی جائے، تاکہ لوگ اس کو سند نہ بنالیں، کیونکہ بلا شرعی عذر کے تصویر کشی ناجائز ہے۔(۴)......مسجد میں بیٹھ کر اخبار کا پڑھنا منع ہے اور تصویر والا اخبار مسجد میں نہ لایا جائے۔(۵)......گھر میں بھی اخبار پڑھ کر اسی طرح رکھا جائے کہ تصویر والا رخ اوپر نہ ہو، کیونکہ حدیث میں ہے کہ ”جس جگہ جاندار کی تصویر ہوتی ہے، رحمت کا فرشتہ نہیں آتا۔“ (۶)......اخبارات میں قرآنی آیات یا ان کا ترجمہ بھی ہوتا ہے، بعض دکاندار اس کو ردی کے طور پر گاہکوں کو اس میں سودا ڈال کر دیتے ہیں، جو شرعاً درست نہیں۔راستے میں اگر کوئی اخبار کا ٹکڑا جس پر اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہو، زمین سے اٹھا کر کسی محفوظ جگہ رکھ دینا بہت ثواب ہے۔(جامع)

اخبار بینی میں بے اعتدالی:......اخبار بینی کا مذاق اس درجہ پھیل گیا ہے کہ وہ مثل غذا بلکہ غذا سے بھی زیادہ ہو گیا ہے کہ کسی وقت بے غذا تو صبر بھی کر سکتے ہیں مگر بدون اخبار بینی کے صبر نہیں آتا، اکثر اس میں ایسا انہماک ہوا کہ کتب دینیہ کے مطالعہ کی طرف اصلاً التفات یا اس کی ضرورت ذہن میں بھی نہیں رہی، اس شغف میں دین کا بھی نقصان ہے اور مال کا بھی نقصان ہے، آدمی دنیا میں ذخیرۂ آخرت جمع کرنے کے لئے آیا ہے، پس اصل کام اس کا شغلِ دینی ہے، لیکن بضرورت اسے شغل دینی کی اعانت وتقویت کے لئے دنیوی مشاغل کی بھی اجازت دی گئی ہے، بشرط اعتدال واباحت، پس اسی قاعدہ کو پیش نظر رکھ کر جو چیز اس دائرہ سے باہر ہو، اس سے مجتنب رہے اور اسی قاعدہ کی معرفت کے لئے کتب و رسائل کا پڑھنا اور علماء کی صحبت لازم ہے۔(بوادر النوادر)...................☆☆

© rasailojaraid.com